Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳	۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش	۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر میں درد کی شکایت تا حال ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

— حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— آج بعد نماز عصر مرکز کے بہت سے خدام مقام اجتماع (محلہ دار الشکر کے وسیع میدان) میں اپنے سامان کے ساتھ حاضر ہوئے۔ اور خیمیں وغیرہ نصب کر کے واپس آ گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل صبح سے کارروائی شروع کر دی جائے گی۔ آج اکثر بیرونی نمائندگان اجتماع میں شمولیت کے لئے آ گئے۔

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مسجد کاسنگ بنیاد رکھنے کے لئے ڈیرہ دون اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو چک ۴۸ جنوبی سرگودھا جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کنک سے مناظرہ کے بعد واپس آئے۔

روزنامہ الفضل قادیان

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

پاکستان کے مستقبل کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ رؤیا

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب و عشاء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ گلے کی خرابی کی وجہ سے میں بول تو نہیں سکتا۔ مگر رات میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا ہے۔ وہ دوستوں کو سنا دیتا ہوں۔

فرمایا رات سونے کے وقت میں اس بات پر غور کر رہا تھا۔ کہ جاپان نے پنڈت نہرو کو لکھا ہے کہ ہمیں مشورہ دو کہ موجودہ حالات میں جاپانی قوم اور لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے اس کا جواب دیا ہے۔ جو پارٹی پالٹکس اور پروپیگنڈا کا حکم رکھتا ہے۔ میں یہ سوچتا رہا۔ کہ ہماری جماعت بھی جاپانیوں کو پیغام بھیجے۔ مگر وہ پیغام کیا ہو۔ اور کس ذریعہ سے اُس کو بھیجا جائے۔ کانگرسیوں کے تعلقات تو امریکنوں سے ہیں۔ اور وہ ان کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں مگر ہم کیا ذریعہ استعمال کریں۔ یہی باتیں میں سوچ رہا تھا۔ کہ مجھے نیند آ گئی۔

علم النفس والے تو یہ کہتے ہیں کہ خواب کا تعلق خیالات سے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ انسان جاگتے میں سوچتا ہے۔ وہی خواب کی صورت سوتے میں اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر جو رؤیا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتی ہیں۔ ان کے سچی اور من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ ان میں ایک قسم کی شوکت اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ اور وہ تمثیلی رنگ میں ہوتی ہیں۔ خیالات تو خواب میں آ سکتے ہیں۔ مگر ان کا تمثیلی نقشہ کون بنا دیتا ہے؟

چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بڑے فراخ کمرے میں ہوں جس کا نقشہ اس کمرہ سے ملتا ہے۔ جو شیخ صاحب (شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور) نے ہمارے رہنے کے لئے دیا ہوا ہے۔ شیخ صاحب کا کمرہ تو اوپر کی منزل پر ہے۔ مگر خواب میں جو کمرہ دیکھا وہ زمین پر ہے۔ اس کمرہ میں ایک طرف ایک چارپائی بچھی ہے۔ اور سامنے والی دیوار کے پاس ایک میز رکھی ہے۔ میز کے سامنے دو کرسیاں بچھی ہیں۔ ان پر میری بیوی اُم متین اور حضرت اُم المومنین بیٹھی ہیں۔ کرسیوں اور چارپائی کے درمیان چھوڑا رستہ ہے۔ میں اس میں ٹہل رہا ہوں۔ میز پر کچھ ناشتہ کی چیزیں رکھی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک طرف کو کچھ حصہ میں گھاس اگی ہوئی ہے۔ اور کچھ کیچڑ اور دلدل ہے۔ جیسا کہ میوزیم میں اکثر دکھانے کے لئے چھوٹی چھوٹی کیاریاں اور گھاس لگائے ہوتے ہیں۔ میں ٹہل رہا ہوں کہ اتنے میں اس کمرہ کا مغربی دروازہ کھلا۔ اور اس میں سے ایک شخص داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بٹیر ہے۔ جو نہائت کمزور ہے۔ اس کے جسم پر جو پر ہیں وہ تیتر کی مانند زیادہ سیاہی مائل ہیں۔ اور ان کی رنگت بھوسلے رنگ کی ہے۔ بٹیر لمبائی میں تو قریب بٹیر کے ہی ہے۔ مگر چوڑائی میں محض پدی کے برابر ہے۔ اور بھوک اور کمزوری کی وجہ سے نہائت مضمحل ہو رہا ہے۔ وہ شخص بٹیر مجھے دے کر کہتا ہے۔ کہ یہ آپ کا بٹیر ہے۔ جو کچھ دنوں سے گم ہو گیا تھا۔ یہ آپ لے لیں۔ میں بھی یہ سمجھ رہا ہوں۔ کہ جیسے یہ بٹیر ہمارا ہے۔ یا ہمارے خاندان میں سے کسی کا ہے۔ یا ہماری جماعت کا ہے۔ بہر حال ہے ہمارا۔ چنانچہ میں اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہوں۔ اور اُم متین کو دے کر کہتا ہوں کہ اس کو کچھ کھلاؤ بھوک کی وجہ سے یہ کمزور ہو گیا ہے شائد یہ بچ جائے۔ مگر یہ سوچ کر کہ شائد ایک دم زیادہ کھلا دینے سے یہ مر نہ جائے۔ میں کہتا ہوں کہ احتیاط سے کھلانا۔ پہلے تھوڑا سا کھانے کے لئے اسے دو پھر آہستہ آہستہ جیسے جیسے اسے قوت آتی جائے۔ اس کو کھانے کو دیتے جاؤ۔

یہ کہہ کر میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اور انہوں نے بٹیر کو دلدل کے کنارہ کھڑا کر دیا۔ تاکہ یہ اپنی خواہش کے مطابق خوراک لے لے۔ چنانچہ اس نے اس دلدل میں سے ایک چونچ بھری اور جیسے ہی وہ اس کے گلے کے نیچے گئی۔ بٹیر ایک دم بے ہوش ہو کر دلدل کے کنارے گر گیا۔ میں نے اُم متین سے کہا کہ میں نے کہا نہیں تھا۔ اسے احتیاط سے کھلانا۔ دیکھو ضعف کیوجہ سے اس سے برداشت نہیں ہو سکا۔ اور اب یہ مر گیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اسے زیادہ تو نہیں کھلایا۔ میں نے تو اسی لئے اسے دلدل میں کھڑا کر دیا تھا۔ تاکہ یہ خود اپنی ضرورت کے مطابق خوراک لے لے۔ اتنے میں وہ بٹیر ہوش میں آ گیا۔ اور کھڑا ہو گیا۔ اور ایسا معلوم ہوا جیسے غذا کے اندر جانے کی وجہ سے اسے کا سہ ہڑک ہوا تھا۔ مگر جب وہ غذا ہضم ہو گئی۔ تو اسے ہوش اور طاقت آ گئی۔ اور وہ کھڑا ہو گیا۔ اب جب وہ کھڑا ہوا تو پہلے سے کچھ بڑا معلوم ہوتا تھا:

اس کے بعد میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اتنے میں وہ بٹیر اپنی جگہ سے چل کر میز کے دوسرے کنارہ پر آ گیا۔ میری اس طرف پیٹھ تھی کہ اُم متین نے آواز دی کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے۔ میں مڑا تو دیکھا کہ وہ اڑ کر میرے پاس آنا چاہتا

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

ہے۔ مگر اس کا اڑنا ایسا نہیں۔ جیسے پرندوں کا ہوتا ہے کہ پر پھیلے ہوئے ہوں۔ اور ٹانگیں زمین کی طرف وہ اس طرح اڑتا ہے جیسے گھوڑا اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور اگلی ٹانگوں کے سم سامنے کی طرف کر لیتا ہے۔ وہ اڑتا ہے۔ مگر کمزوری کی وجہ سے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا اور زمین پر گرنے لگتا ہے کہ میں اس کے آگے اپنا ہاتھ کر دیتا ہوں اور وہ میرے انگوٹھے پر اس طرح بیٹھ جاتا ہے جس طرح لوگ شکرے کو بٹھلاتے ہیں۔ جب میں دیوار تک پہنچ کر واپس لوٹا اور میز کے قریب پہنچا تو وہ پھر اڑ کر میز پر چلا گیا۔ اور کچھ اور کھایا۔ اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میری طرف آیا۔ ام متین نے پھر آواز دی کہ وہ آپکی طرف آ رہا ہے۔ میں نے پھر اس کو اپنے انگوٹھے پر لے لیا۔ مگر اب کی مرتبہ دقت نہیں ہوئی۔ اور میں نے اپنا انگوٹھا اس طرح اس کے سامنے کر دیا جس طرح باز و شکرہ کے شکاری کرتے ہیں اور وہ میرے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ جب میں پھر دیوار سے لوٹ کر آیا تو وہ اڑ کر میز پر آگیا۔ (چنانچہ تین چار مرتبہ اسی طرح ہوا حتیٰ کہ آخری مرتبہ جب وہ اڑ کر میری طرف آیا تو زمین پر گرنے لگا مگر میں نے اپنا انگوٹھا آگے کر کے اس

کو اس پر لے لیا اور وہ گرتے گرتے بچ گیا۔ اس کے بعد جب پھر میں ٹہلتا ہوا دیوار کے پاس سے لوٹ کر آ رہا تھا۔ تو وہ اڑ کر میز کی طرف گیا مگر میں نے دیکھا کہ اس کی پرواز نیچی ہوتی جاتی ہے۔ اس پر میں نے ام متین کو آواز دے کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب یہ تھک گیا ہے۔ اس کو پکڑ کر میز پر رکھ دو مگر وہ ان کے قریب جا کر زمین پر گر گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ بٹیر انسان کی صورت میں بدل گیا۔ مگر نہایت نحیف اور کمزور اور قد میں بھی نہایت چھوٹا جیسے بونا ہوتا ہے۔ اس نے ایک چھوٹا سا تہہ بند پہنا ہوا تھا اور نہایت کمزور معلوم ہوتا تھا۔

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس خواب پر سوچتے ہوئے میرے ذہن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام والا واقعہ آیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہتا ہے کہ تو چار پرندے لے اور ان کو سدھا اور پہاڑ کی چوٹی پر چھوڑ دے جب تو ان کو بلائیگا تو وہ تیری طرف دوڑ کر آئینگے۔ اسی طرح خواب میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کریگا۔ اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کریگی اور میری آواز پر اسی طرح لبیک کہیگی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔

غلہ فنڈ کے وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ غربا، مساکین، یتامیٰ اور بیوگان میں غلہ تقسیم فرما رہے ہیں۔ بعض جماعتوں اور افراد کے وعدے تو ملے ہیں۔ لیکن ان کی رقم تاحال واجب الادا ہے۔ چاہیئے کہ جنہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اپنا وعدہ جلد تر ایفا کریں۔ اور بعض افراد اور جماعتیں ایسی ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی رقم یا وعدہ نہیں آیا۔ حالانکہ لنڈن سے شمس صاحب نے جماعت لنڈن کی رقم بیس پونڈ یا ۲۶۵/ روپیہ غلہ فنڈ میں داخل کرائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پس جماعتیں اور احباب فوری توجہ فرمائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

شیخ نور احمد صاحب منیر بمبئی پہنچ گئے

شیخ نور احمد صاحب منیر بمبئی پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار دیتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے منزل مقصود پر پہنچنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

صیغہ امانت کا اعلان

حسابداران امانت ذاتی و دیگر حسابات متعلقہ صیغہ امانت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی وجہ سے مورخہ ۱۹ تا ۲۲۔ اکتوبر روپیہ کے لین دین وغیرہ کا کام نہ ہو سکیگا۔ اس لئے جو ڈاک ان تاریخوں کے درمیان موصول ہوگی۔ اسکی تعمیل مذکورہ تاریخوں کے بعد کی جا سکیگی (انچارج صیغہ امانت محاسب) صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

جاوا سے چار سال کے بعد پہلا خط

تمام احمدی مبلغ بفضل خدا خیر و عافیت سے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی دعاؤں کی برکت سے یہ جنگ ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے گورنمنٹ برطانیہ کو فتح عطا فرمائی۔ چار سال کے بعد آج پھر حضور کی خدمت میں خط لکھنے کا دن آیا جو کہ نہایت ہی مبارک ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور تندرست اور خوش و خرم ہوں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہو۔ آمین۔

یہاں شہر بانڈونگ میں مولوی عبد الواحد صاحب بخیریت ہیں اور ملک عزیز احمد خان صاحب ملایا میں معہ اہل و عیال راضی خوشی ہیں۔ اور جناب مولوی رحمت علی صاحب شہر تبادی میں بخیریت ہیں۔ اور جناب سید شاہ محمد صاحب کو بومین (Keboemen) متصل پورووکرتو میں معہ اہلیہ راضی خوشی ہیں۔ جو کہ محض حضور ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور ہم یہاں پنجابی احمدی یعنی عبد الرزاق احمدی و عبد الرحمٰن صاحب احمدی و عبد الواحد صاحب احمدی جو کہ لنگیری ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ اور علم الدین صاحب احمدی محمد رفیق صاحب احمدی جو کہ اوڑ ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اپنے گھروں میں واپس بخیریت پہنچائے آمین۔ ہم سب حضور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔

ہم ہیں حضور کے خدام عبد الرزاق احمدی و عبد الرحمٰن احمدی از بانڈونگ جاوا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سنگاپور کی خیریت کی اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور مولوی غلام حسین صاحب ایاز کا حسب ذیل تار مورخہ ۱۶ اکتوبر کا سنگاپور سے پہنچا ہے۔

"جماعت احمدیہ سنگاپور خیر و عافیت سے ہے۔ البتہ ہمیں حضور کی خیر و عافیت معلوم کرنے کی بہت فکر ہے۔ ہم سب حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ایاز۔"

ناظم تبلیغ بیرون ہند

چندہ ترجمۃ القرآن کے متعلق نہایت ضروری اعلان

چندہ ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں حلقہ دہلی میں مشمولہ جماعتوں (یعنی تمام وہ جماعتیں جو صوبجات یو۔پی۔ وبہار۔ اضلاع انبالہ۔ رہتک۔ جالندھر۔ کانگڑہ۔ کرنال۔ شملہ۔ حصار۔ گوڑگانواں۔ اور ریاستہائے مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ جیند۔ فرید کوٹ۔ پٹیالہ۔ جے پور۔ جودھپور وغیرہ میں واقع ہیں) کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ ترجمۃ القرآن کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ چونکہ اس تاریخ میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان جماعتوں کے کارکنان سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کے چندہ ترجمۃ القرآن کے وعدے فوراً وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (وصولی کے لئے اگر ضرورت ہو۔ تو وفد کی صورت میں کوشش کی جائے) علاوہ ازیں ہر ایک جماعت ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ان کے ہاں اس چندہ کی وصولی اور بقایا کی جو بھی حالت ہو۔ اس سے خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد مطلع کرے۔ اس سے قبل بھی جماعتوں سے بذریعہ خطوط یہ درخواست کی گئی ہے۔ اب پھر یاد دہانی کی جاتی ہے۔ جملہ جماعتوں کی طرف سے مطلوبہ اطلاعات نومبر ۱۹۴۵ء کے پہلے ہفتہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ خاکسار محمد شریف چغتائی (سکرٹری تحریک جدید) دفتر ڈائرکٹر جنرل۔ پوسٹ اینڈ ٹیلیگرافس نئی دہلی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۱) ایک انسان دوسرے کی کمزوریوں پر تو اعتراض کرتا ہے۔ لیکن اگر اپنے نفس کو دیکھے تو پھر اس کو خود معلوم ہو جائے گا۔ کہ خود اس میں کسقدر کمزوریاں ہیں۔

(۲) تمدنی تعلقات انسان کو تجربہ اور مشاہدہ کرا کے بہت پختہ کر دیتے ہیں

(۳) تمدن انسان کو رنج کا خوگر اور خوشی میں حد اعتدال سے متجاوز نہ ہونا سکھلاتا ہے

(۴) کوئی بد سے بدتر انسان بھی ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ جس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء)

(۵) ایمان ان عقائد کا نام ہے۔ جن کے تسلیم کرنے سے انسان خدا تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا۔ اور ہر قسم کے دکھ اور تکالیف سے بچ جاتا ہے۔ (الفضل ۲۹ فروری ۱۹۱۶ء)

(۶) تبلیغ بہت عمدہ کام ہے۔ مگر تبلیغ کرنے میں بھی انسان کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ کبھی اگر تقریر اچھی ہو گئی۔ اپنے مقابل کے مباحث کو ساکت کرا دیا۔ تو دل میں غرور آ گیا۔ اور کبھی اگر تقریر اچھی نہ ہوئی۔ لوگوں کو پسند نہ آئی تو مایوسی ہو گئی۔ اور کبھی یہ ایک دلیل دیتا ہے۔ دل ملامت کرتا ہے۔ کہ تو دھوکہ دے رہا ہے اس قسم کی باتیں ہیں۔ جو دل پر زنگ لاتی ہیں

(۷) نماز وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی خاص موقعہ آجائے۔ تو اگر نماز جمع کرنی پڑے تو کرے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں لوگ جھٹ نماز جمع کر لیتے ہیں۔ یہ مرض نمازیں جمع کرنے کا بہت پھیلا ہوا ہے۔ ایسا نہیں چاہیئے ؛

(۸) مولوی بھی کتاب نہیں خریدتے۔ اس کو لغو یا اسراف سمجھتے ہیں۔ . . . . . یہ ضروری نہیں کہ لاکھوں کی ہی کتابیں خریدی جائیں۔ بلکہ جس قدر خرید سکو خریدو۔ یہ اس لئے کہ خریدنے والا پھر اس کتاب کا آزادی سے مطالعہ کر سکیگا۔ . . . . دوسری بات اپنی کتابیں خریدنے سے یہ ہوتی ہے۔ کہ آزادی پیدا ہوتی ہے احتیاج نہیں ہوتی۔

(۹) کبھی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو

(۱۰) سوال ایک زبان سے ہوتا ہے۔ اور ایک نظر سے۔ تم نظر سے کبھی سوال نہ کرو۔

(۱۱) توکل کا نتیجہ ادب ہوگا۔

(۱۲) خدمت کا نتیجہ محبت ہوگی (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۱۶ء)

(۱۳) میرے نزدیک اس شخص کی نماز جائز نہیں۔ جس کے مکان تک اذان کی آواز جاتی ہے۔ اور وہ جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا (الفضل ۱۳ مئی ۱۹۱۶ء)

(۱۴) تم خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرو۔ اور غور کرو کہ تمہیں جہان کی مخلوق سے اعلےٰ بنایا ہے۔ تو پھر تم کبھی نہیں کر سکتے۔ اور تمہاری زندگی خوشی کی زندگی ہو سکتی ہے ؛

(۱۵) ایک اچھے لائق استاد کے سپرد لڑکے کر کے لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ تو . . . . . رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کے سپرد جو اپنا معاملہ کر دے۔ اس کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کو خواہ کس قدر تکالیف بھی آئیں۔ تو وہ پروا نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میرا رہنما مجھے ہر حالت میں جنت کی طرف ہی لے جا رہا ہے۔

(۱۶) خدا تعالےٰ کی طرف سے جو تکلیف آتی ہے۔ وہ بھی ہوشیار کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء)

(۱۷) تکلیف سے انسان چوکس اور ہوشیار ہوتا ہے . . . . . راحت اور آرام سے غافل اور سست ہوتا ہے۔

(۱۸) کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ نہ تو انسان تکالیف سے گھبرا لے۔ اور نہ ہی انعامات میں پڑ کر خدا تعالےٰ سے غافل ہو جائے

(۱۹) سچی دوستی اور محبت دنیا میں ہی مفید نہیں ہوتی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دنیا میں سچی دوستی اور محبت کرنے والے قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ (الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۶ء)

(۲۰) خواہ کوئی دین کا ایسا حکم ہو۔ جو تم پسند کرتے ہو۔ اسے بھی کرو۔ اور خواہ ایسا ہو۔ جو تم پسند نہیں کرتے۔ اسے بھی کرو۔

(۲۱) جو شخص اللہ تعالےٰ کے دین اور اس کے ذکر کو پھیلائے۔ وہ ضرور بڑھے گا (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۱۷ء)

(۲۲) جب کسی کے ہاں جاؤ تو جا کر آواز دو۔ یا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ جب اندر سے اجازت مل جائے تو داخل ہو۔ اجازت کے بغیر نہیں

(۲۳) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ گھر والا پوچھتا ہے۔ کون ہے . . . . . اس طرح پوچھنے پر آگے سے جواب ملتا ہے۔ کہ میں ہوں . . . . . اگر پوچھا جائے۔ تو اپنا نام بتانا چاہیئے۔ تا پوچھنے والا پہچان لے۔ کہ کون ہے

(۲۴) بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو دستک دے کر دروازے کے سوراخوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر دستک دینے والے نے اس طرح کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مجھے بعد میں پتہ لگا ہے اگر میں اس وقت دیکھ لیتا۔ تو اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا۔

(۲۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مکان پر جا کر دستک دیتے۔ تو اس سے دوسری طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے۔ اور جب اندر سے کوئی آتا۔ تو السلام علیکم کہکر اس کی طرف

خدا تعالےٰ کی راہ میں سبقت

خدا تعالےٰ کی جماعتوں اور دنیوی جماعتوں میں یہ ایک نمایاں امتیاز ہوا کرتا ہے۔ کہ خدائی جماعتیں اپنے امام اور خلفاء کی آواز دل پر والہانہ طور سے لبیک کہا کرتی ہیں۔ اور دنیوی جماعتیں اس قسم کا نمونہ دکھلانے سے قاصر ہوتی ہیں۔ آج اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو ایسا امام ملا ہے۔ جس کو آسمان سے رشک ملائک بھی کہا گیا۔ اس نے جب بھی اپنی جماعت کو پکارا۔ لبیک کہنے والے اس کے ارد گرد اس طرح اکٹھے ہو گئے۔ جس طرح شمع کے گرد پروانے

۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے فوجیوں کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ کہ جب وہ فوج سے ڈسچارج ہو کر آئیں۔ تو وہ اپنی زندگیاں وقف نمبر ۲ کے ماتحت پیش کریں۔ نیز دیگر نوجوانوں کو عام طور پر توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی اپنے آپ کو وقف کریں۔ لیکن اس طرح نہیں۔ کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں ہم کو پڑھا کر مبلغ بنا کر بھیجو۔ بلکہ اس طرح کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو جہاں چاہیں بھیجدیں۔ جو تجارتی یا صنعتی کام چاہیں ہمارے لئے تجویز کریں۔ ہم وہ کرینگے۔ اس کو بڑھانے کی کوشش کرینگے۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ احمدیت کے لئے بھی کوشش کرینگے ؛ اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھل جائے گا"

اس آواز کو سنکر کونسا فوجی احمدی ہوگا جس کے دل میں اپنے آپ کو اس وقف کے ماتحت وقف کرنے کی خواہش نہ ہوگی۔ پس ہر فوجی سوچے۔ کہ آج سلسلہ اس سے کیا چاہتا ہے اس کی کیا ذمہ واریاں ہیں۔ اور کیا اس نے ان ذمہ واریوں کو ادا کر دیا ہے

خدا کے کام رکے نہ رکینگے۔ وہ پورے ہونے ہیں۔ اور ہو کر رہیں گے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اپنے آپ کو اس دعا کے مستحق بناتے ہیں۔ جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۵ اکتوبر کے خطبہ میں کی کہ "میں دعا کرتا ہوں خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے دلوں کو کھولدے۔ تا ہر ایک نوجوان تبلیغ کے لئے نکل جائے۔ اور دنیا میں ایسی نادر مثال قربانی اور ایثار کی پیدا کر دے۔ کہ دشمن بھی دیکھ کر اس بات کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ کہ واقعی یہ جماعت قربانی کرنے والی ہے"۔

حضور نے یہ ضروری قرار نہیں دیا۔ کہ اس وقف میں صرف فوجی ہی لئے جائینگے۔ بلکہ ہر شخص اپنے آپ کو وقف کر سکتا ہے۔ لیکن شرائط وہ ہونگی جو کہ حضور نے اپنے الفاظ میں اوپر بیان فرمائی ہیں۔ نیچے ان احباب کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو وقف نمبر ۲ کے ماتحت پیش کر کے سبقت حاصل کی ہے۔

(۱) فضل حق صاحب قادیان (۲) فضل الہیٰ صاحب قادیان (۳) تاج الدین صاحب قادر آباد (۴) عبد الرحیم صاحب پراچہ قادیان (۵) عبد الرشید صاحب قادیان (۶) خدا بخش صاحب قادیان (۷) سید محمد سعید سلیم صاحب قادیان (۸) نواب دین صاحب کٹنی (۹) ماسٹر نذیر حسین صاحب قادیان (۱۰) رشید احمد صاحب محمود قادیان (۱۱) مرزا عطاء الرحمٰن صاحب قادیان (۱۲) احمد جان صاحب قادیان (۱۳) خواجہ محمد یوسف صاحب بمبئی

ناظر

حلیۂ مسیح اور حج

حیاتِ مسیح کے عقیدہ میں پیش کردہ روایات کی حقیقت

تفرقہ اسلام میں نقلوں کی کثرت سے ہوا
جس سے ظاہر ہے کہ راہِ نقل ہے بے اعتبار
نقل کی تھی اک خطا کاری مسیحا کی حیات
جس سے دیں نصرانیت کا ہو گیا خدمتگذار
موتِ عیسیٰ کی شہادت دی خدا نے صاف صاف
پھر احادیث مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار
(حضرت مسیح موعودؑ)

جمہور علماء حیاتِ مسیحؑ کی ایک دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا اور ان کو عروۃ بن مسعود کے مشابہ قرار دیا۔ ورایت عیسی ابن مریم فاذا اقرب من رایت بہ شبھا عروۃ بن مسعود۔ (مسلم مصری جلد ۱ صفحہ ۹۷) پھر آنے والے مسیحؑ کو بھی عروۃ بن مسعود کی طرح بیان فرمایا۔ یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوماً او اربعین شھراً او اربعین عاماً فیبعث اللہ تعالیٰ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ۔ (مسلم مصری جلد ۲ صفحہ ۱۸)

گویا وہی مسیحؑ دوبارہ آئیگا۔ گو امام بخاریؒ نے مسیح ناصری اور مسیح محمدیؑ کے مختلف حلیوں کی جو احادیث پیش کی ہیں۔ ان کے بالمقابل مسلم کی یہ روایات قابل توجہ نہیں مگر مخالف کے استدلال کو توڑنے کے لئے ضروری ہے کہ ناظرین کو ان روایات کی حقیقت سے روشناس کرایا جائے۔

مسلم کی پہلی حدیث کے دو راوی قتیبہ بن سعید اور ابوالزبیر قابل غور ہیں۔ قتیبہ بن سعید کے متعلق بعض محدثین کہتے ہیں وہ جانتے ہی نہیں کہ کون ہے لا یدری من ھو (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۱)

دوسرے راوی ابوالزبیر محمد بن مسلم مکی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ابی ایوب اور ابن عیینہ اسے ضعیف کہتے ہیں۔ شعبہ نے اس میں کلام کیا ہے۔ اور اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ابو محمد ابن حزم نے اسکی حدیثوں کو رد کر دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ابوزرعہ اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ اسکی حدیث کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔ ابن عدی نے کہا ہے۔ گو یہ فی نفسہٖ ثقہ ہے۔ مگر جب اس کے ساتھ ضعیف راوی مل جائیں تو ضعیف ہے لیکن یونس بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہے۔ میں نے امام شافعیؒ سے سنا کہ ایک شخص نے ابوالزبیر کی حدیث سے دلیل پکڑنے کے متعلق کہا تو یہ اس پر غضبناک ہوئے۔ شعبہ نے کہا کہ ابوالزبیر سے حدیثیں نہ لکھو وہ اچھی طرح نماز نہ پڑھتا تھا نیز امام مالکؒ نے بھی اس کی حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے ملاحظہ ہوں ذیل کے حوالجات

(۱) قال ابی کان ایوب یقول حدثنا ابو الزبیر وابو الزبیر ابو الزبیر قلت لابی یضعفہ ...... سمعت ابن عیینۃ یقول حدثنا ابو الزبیر وھو ابو الزبیر ای کانہ یضعفہ (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۴۴۲)

(۲) قد تکلم فیہ شعبۃ لکونہ استرجح فی المیزان وجاء عن شعبۃ انہ ترکہ لکونہ نسی صلاۃ ...... واما ابو محمد بن حزم فانہ یرد من حدیثہ ما یقول فیہ عن جابر ونحوہ لانہ عندھم ممن یدلس کان ایوب یقول حدثنا ابو الزبیر وابو الزبیر ابو الزبیر فقال احمد بن حنبل یضعفہ ...... وقال ابو زرعۃ وابو حاتم لا یحتج بہ وقال ابن عدی ھو فی نفسہ ثقۃ الا ان یروی عنہ بعض الضعفاء فیکون الضعف من جھتھم وقال یونس بن عبد الاعلی سمعت الشافعی و احتج علیہ رجل بحدیث عن ابی الزبیر فغضب ...... قال لی شعبۃ لا تکتب عن ابی الزبیر فانہ لا یحسن یصلی ...... قلت لشعبۃ مالک ترکت حدیث ابی الزبیر قال رایتہ یزن ویسترجح فی المیزان۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ و ۴۲۷)

اس جرح میں خاص امر یہ ہے کہ علاوہ محدثین کے تین بہت بڑے امام یعنی امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اس راوی کو ضعیف قرار دیتے اور اس کی حدیثوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسکی حدیث کو لیں۔ پھر حدیث بھی وہ جو امام بخاریؒ کی حدیث کے خلاف ہے۔

مسلم کی دوسری حدیث میں ایک راوی شعبہ بن الحجاج بن الورد الواسطی ہے۔ جس نے اسماء الرجال میں بے شمار غلطیاں کی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ کان شعبۃ یخطی فی اسماء الرجال کثیرا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۴۶)

نیز اس روایت میں لا ادری اربعین یوماً او شھراً او عاماً۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ نہیں بلکہ راوی کا اپنا خیال ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۱ میں بین السطور لکھا ہے۔ ھذا الکلام ابن مسعود

اسی طرح کانہ عروۃ بن مسعود بھی راوی کے ہی الفاظ ہیں نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ کیونکہ اکثر مشائخ حدیث کے بعد بطور تفسیر کچھ اپنا کلام ذکر کر دیا کرتے ہیں۔ جس کو بعض لوگ غلطی سے متن حدیث سمجھ لیتے ہیں۔ لان المشائخ کثیرا ما کانوا یذکرون بعد سوق متن الحدیث کلاما من عندھم علی سبیل التفسیر فیحسب من یروی عنھم ان الکلام من متن الحدیث۔ (شرح شرح نخبۃ الفکر صفحہ ۷۲)

پس اول تو مسلم کی پہلی حدیث روایت کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ نیز معراج کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر جس قدر احادیث ہیں کسی میں بھی حضرت عیسیٰؑ کو عروۃ بن مسعود کے مشابہ قرار نہیں دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ مسلم کی دوسری حدیث کا ایک راوی اسماء الرجال میں غلطیاں کرنے والا تھا۔ ہو سکتا ہے۔ اس روایت کے سلسلہ میں بھی اس نے غلطی کی ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کا ایک راوی خود عروۃ بن مسعود کا پوتا ہے۔ ممکن ہے۔ اس نے حدیث میں کانہ عروۃ بن مسعود کے الفاظ زائد کر دیئے ہوں۔ جس طرح لا ادری اربعین یوماً او شھراً او عاماً کے الفاظ راوی کے اپنے ہیں نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ چوتھے یہ کہ یہ روایات بخاری کی صحیح احادیث کے خلاف ہیں۔ اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں اس قسم کا تضاد غیر ممکن ہے لہذا مسلم کی یہ روایات قابل حجت نہیں۔

ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما۔ (مسلم جلد اول کتاب الحج صفحہ ۴۸۲ مصری)

اول تو اس روایت میں او۔ او کے الفاظ اضطرابِ حدیث پر شاہد ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرمودہ الفاظ محفوظ نہیں رہے۔

دوم۔ بعض روایات میں "لیھلن" کی بجائے "لینزلن" اور "لیھبطن" کے الفاظ بھی آئے ہیں جن سے بالتصریح ثابت ہوتا ہے۔ کہ حدیث کے اصل الفاظ محفوظ نہیں کیونکہ راویوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ چنانچہ "لیھلن" کی بجائے دیگر الفاظ کی مثال دیکھیئے۔ (۱) عن ابی ھریرۃؓ لیھبطن عیسی بن مریم حکما و اماما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا او معتمرا او لیاتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ۔ (منتخب کنز جلد ۶ صفحہ ۵۵)

(۲) وینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمر او یجمعھا۔ (کنز العمال صفحہ ۲۶۸) پس الفاظ کا ہیر پھیر اور ہر روایت میں۔ او۔ او کا اضطرابی بیان حدیث کی عدم محفوظیت پر دال ہے۔

سوم۔ اس کی تینوں سندوں میں ایک راوی زہری محمد بن مسلم ابن شہاب ہے۔ جو تھا تو ثقہ مگر۔ کان یدلس فی النادر۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۲۸)

نیز بخاریؒ نے کہا ہے۔ کہ اس کی حدیث میں نحو ہے۔ اور ابی داؤد کہتے ہیں۔ اسکی دو سو کے قریب حدیثیں غیر از ثقات یعنی کمزور ہیں۔ قال البخاری عن علی بن المدینی لہ نحو الفی حدیث وقال الآجری عن ابی داؤد جمیع حدیث الزھری کلہ الفا حدیث ومائتا حدیث النصف منھا مسند وقدر مائتین عن غیر الثقات (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۴۴۷)

اس حدیث کی پہلی سند میں سعید بن منصور بن شعبۃ الخراسانی گو ثقہ راوی ہے مگر یعقوب بن سفیان نے اس کے متعلق یہ تصریح کی ہے کہ جب اپنی کتاب سے دیکھتا تھا تو خطا کرتا تھا۔ اذا رای فی کتابہ خطأ لم یرجع عنہ (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۹۰ و میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۸۵)

دوسری سند میں لیث بن سعد بھی گو ثقہ تھا لیکن اس نے زہری سے جو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں سے بعض میں اضطراب ہے۔ فی حدیثہ عن الزھری بعض الاضطراب۔ (تہذیب التہذیب جلد ۸ صفحہ ۴۶۲)

اور چونکہ اس حدیث میں بھی " او - او - او " کے الفاظ اضطرابی کیفیت کے آئینہ دار ہیں۔ نیز اس کو لیث بن سعد نے زھری سے روایت کیا ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے۔ کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اس کی تیسری سند میں حرملۃ بن یحییٰ بن عبد اللہ۔ (عن ابن وھب) کمزور اور غریب راوی ہے۔ چنانچہ ابن عدی۔ عبد اللہ بن عمر اور ابن مقلس اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یہ غرابت میں منفرد تھا۔ ابو حاتم نے کہا ہے۔ کہ اس کی حدیث کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔ ابن عدی کے نزدیک اس کی احادیث میں بڑا تفرقہ ہے۔ اور ابو عمر الکندی نے جو روایت وہ ابن وہب سے بیان کرے۔ ایک بھی نہیں لکھی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احمد بن صالح کے نزدیک ابن وھب کی حدیثوں میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ حرملۃ چوتھی کھوتی ہے۔ الغرض حرملۃ بن یحییٰ کی حدیث سے دلیل پکڑنے کو محدثین نے منع کیا ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب اس کے ساتھ ابن وھب مل جائے۔ اور اس روایت میں بھی ابن وھب حرملۃ بن یحییٰ کے ساتھ شریک ہے۔

(۱) روی عنہ مسلم و ابن قتیبۃ العسقلانی والحسن بن سفیان و خلق ولکثرۃ ماروی انفرد بغرائب قال ابو حاتم لا یحتج بہ وقال ابن عدی سالت عبد اللہ بن عمر الفرھاذان ان یملی علیّ شیئاً عن حرملۃ فقال ھو ضعیف رواۃ ابن المخلس وھو ضعیف ..... قال ابن عدی قد تبحرت حدیث حرملۃ وفتشتہ الکثیر فلم اجد فی حدیثہ ما یجب ان یضعف من اجلہ ...... قال ابو عمر الکندی کان حرملۃ فقیھا لم یکن احد کتب عن ابن وھب منہ۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۱۹)

(۲) قال احمد بن صالح صنف ابن وھب مائۃ الف حدیث و عشرین الف حدیث عند بعض الناس النصف یعنی نفسہ و عند بعض الناس منھا الکل یعنی حرملۃ ...... فان احمد سمع فی کتب حرملۃ من ابن وھب فاعطاہ نصف سماعہ و منعہ النصف فتولد بینھما العداوۃ من ھذا و کان من لیبدأ بحرملۃ اذا دخل مصر لم یحدثہ احمد بن صالح و ما راینا احدا جمع بینھما ...... قول ابن عدی علی الغرباء"

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

یہ تو ہے اس حدیث کا روایتی پہلو اب درایت پر نظر کیجیے۔

(۱) فج الروحاء میقات حج میں سے نہیں ہے " لیس بمیقات " (اکمال الاکمال شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۳۹۸)

(۲) "الروحاء بین الحرمین علی ثلاثین او اربعین میلا من المدینۃ"

(قاموس جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

روحاء حرمین کے درمیان مدینہ سے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس نہ تو یہ میقات ہے۔ اور نہ میقات کے بالمقابل۔ اس لئے اگر فج الروحاء کو میقات قرار دیا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مسیح موعود کا حج شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کیونکہ مسیح موعودؑ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شریعت کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

(۳) میرا خیال ہے۔ کہ اس حدیث میں مسیح محمدی نہیں بلکہ مسیح ناصری کے حج کا ذکر ہے۔ اور مسلم کی ایک دوسری حدیث سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس میں حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی سے گذرے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یہ کونسی وادی ہے۔ انہوں نے کہا۔ وادی ازرق۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ گویا میں موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں۔ (پھر آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کیا) انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالی ہوئی ہیں۔ اور اس وادی سے گذرتے ہوئے لبیک کہہ رہے ہیں۔ پھر ہم آگے بڑھے۔ حتیٰ کہ ایک ٹیلے پر پہنچے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے پوچھا۔ یہ کونسا ٹیلہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ ھرشی ٹیلہ۔ حضور نے فرمایا۔ گویا میں یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں۔ جو ایک سرخ اونٹنی پر سوار صوف کا جبہ پہنے۔ اس وادی سے گذرتے ہوئے لبیک کہہ رہے ہیں۔ اصل حدیث یہ ہے۔

عن ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلعم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ھذا؟ فقالوا واد الازرق قال کانی انظر الی موسیٰ (فذکر من لونہ وشعرہ شیئاً) واضعاً اصبعیہ فی اذنیہ جواراً الی اللہ بالتلبیۃ مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ؟ فقالوا ھرشیٔ فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف مارا بھذا الوادی ملبیاً (مسلم و مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۸ مجتبائی)

اور احمد کی روایت یہ ہے۔ " جب وادی عسفان میں پہنچے۔ فرمایا۔ اے ابو بکرؓ تو جانتا ہے۔ کہ یہ کون وادی ہے۔ ابی بکرؓ نے کہا۔ کہ یہ عسفان ہے۔ پیغمبر نے فرمایا۔ حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام اس وادی میں چلے جاتے تھے دو اونٹ سرخ پر۔ مہاران کی خرما کی پتی کی اور تہبند ان کے پشمین عبا کے اور چادریں ان کی کمل اور تلبیہ حج کا کہتے تھے۔" (سفر السعادۃ مصنفہ مجد الدین محمد بن یعقوب رح اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۰۷)

پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کو وادیٔ ازرق میں حضرت یونس علیہ السلام کو ہرشی ٹیلہ پر اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ کو وادی عسفان میں دیکھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو فج الروحاء میں دیکھا۔

(۴) اس خیال کی مزید تصدیق ابو ابراہیم اسمٰعیل بن محمد بن عبد اللہ المستعلی کی بیان کردہ روایت سے بھی ہوتی ہے۔ کہ قال ابو موسیٰ عن النبی صلعم انہ مر بالصخرۃ من الروحاء سبعون نبی حفاۃ علیھم العبا یؤمون البیت العتیق" (شرح التعرف صفحہ ۸۶)

ابو موسیٰ رضؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں نے روحاء کے مقام پر ایک چٹان کے پاس ستر نبیوں کو دیکھا۔ جو ننگے پاؤں اور چادریں اوڑھے ہوئے کعبہ کا طواف کرتے تھے۔

پس انہی ستر انبیاء میں سے ایک حضرت عیسیٰؑ بھی ہو سکتے ہیں۔ جن کو حضورؐ نے روحاء میں احرام باندھے دیکھا۔ پھر یہ حدیث بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم اطوف بالکعبۃ فاذا رجل آدم سبط الشعر تنطف او تھراق راسہ ماء قلت من ھذا قالوا ابن مریم۔ (بخاری)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص گندم گوں سیدھے بالوں والا دیکھا۔ اس کے بال ایسے تھے۔ گویا سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ تو ملاء اعلیٰ نے جواب دیا۔ ابن مریم۔ گویا آپ نے مسیح کو کشفی حالت میں حج کرتے دیکھا۔

نیز یاد رہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مسیح کے ساتھ دجال کو بھی حج کرتے دیکھا ہے۔ اور متواتر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ دجال مکہ میں نہیں جا سکے گا۔ ملاحظہ ہو مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی لہٰذا لازمی طور پر مسیح اور دجال کے حج تعبیر طلب ہیں۔ اور ظاہری طور پر وقوع پذیر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ محدثین نے مسیح کے حج کی یہ تعبیر کی ہے۔ کہ مسیح دین کے گرد پھریں گے۔ تا اسے قائم کریں۔ اور فتنہ و فساد دور کریں۔ گویا یحیی الدین ویقیم الشریعۃ مسیح موعودؑ کا حج ہے۔ اور دجال بھی دین کے گرد پھرے گا۔ تا فتنہ و فساد برپا کرے۔ یہی طیبی نے بھی کہا ہے۔ ملاحظہ ہوں (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰ حاشیہ نظامی مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ و مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۷۳ و مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۱۱)

(قمر اجنالوی از گنج منپور)

پتہ درکار ہے

دفتر کو ملک عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ پہلے ان کا ایڈریس " بر مکان ڈاکٹر محمود صاحب کالج روڈ سیالکوٹ شہر" تھا۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر ملک صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ خود دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کے متعلق ایک غور طلب امر

حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے میں بھوکا تھا۔ تو نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تو نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تو نے مجھے کپڑا پہنایا اب تو میری جنت کے مزے چکھ۔ اور میری قبولیت اور قرب حاصل کر۔ انسان کہے گا میں پناہ چاہتا ہوں۔ مولا کریم! بھلا تو کیسے بھوکا پیاسا اور ننگا ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے غریب بندے بھوکے تھے۔ تو نے انہیں کھانا کھلایا۔ میرے بندے پیاسے تھے تو نے انہیں پانی پلایا۔ میرے بندے ننگے تھے۔ تو نے انہیں کپڑا پہنایا۔ گویا تو نے میرے ساتھ سلوک کیا۔

اس مثال کو پیش نظر رکھ کر احباب غور فرمائیں کہ آج اس کا دین کتنی خستہ حالت میں ہے۔ اور امداد کا محتاج۔ آج ضرورت ہے اس امر کی کہ کوئی اس مرجھائے ہوئے پودے کو سینچے۔ آج ضرورت ہے اس امر کی کہ کوئی اس باغ کی نگرانی کرے۔

لیکن احباب کرام کی توجہ معاملہ کی نزاکت نہ سمجھتے ہوئے دین کی طرف سے سستی جا رہی ہے در مقام خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمادے کہ اے میرے بندے ایک وقت مجھ پر آئی تھی کہ دنیا کے لوگ میرا نام سن کر ہنس دیتے تھے۔ میرے دین کے پرستاروں کو بیوقوف اور جاہل اور تہذیب سے عاری کہا جاتا تھا۔ دنیا میں ۹۹ فیصدی مجھ سے کنارہ کش اور میری بھیجی ہوئی تعلیم سے نفرت کرتے تھے۔ اس وقت میں نے ایک نذیر بھیجا۔ لیکن دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ ہاں تم نے اسے قبول کیا لیکن چند لمحوں کے بعد تم بھی دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے۔ تم بھی اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو مقدم رکھنے لگے۔ تم بھی اپنی خواہشات کے پیرو ہو گئے۔ فارغ اوقات میں گپیں لگانے فضول باتیں کرنے اور عیش و عشرت میں مصروف رہ کر گزار دیئے۔ اپنی اولاد کی ضروریات کا تم کو کتنا خیال رہتا تھا۔ اپنی بیوی کی ضروریات کا تم کو کتنا خیال رہتا تھا اور نہ رہتا تھا۔ تو دین کی ضروریات اور میری ضروریات کا۔

میرا دین نشانہ تمسخر بنا ہوا تھا۔ تم نے اسے سمجھا لیکن اپنے رشتہ داروں پر اسے واضح نہ کیا۔ خود سمجھا لیکن اپنے محلہ والوں اور گاؤں والوں پر اسے واضح نہ کیا۔ خود میرے دین کو پہچانا۔ لیکن اپنے دوستوں اور مخلوق خدا پر اس کی حقیقت نہ کھولی۔

جا آج میں بھی اسی طرح تجھ سے لاپرواہ ہوتا ہوں جس طرح تو نے لاپرواہی برتی۔ تمہارا کیا حرج تھا اگر تم اس وقت اپنی رخصتیں اپنے فارغ اوقات خدا کے دین کے لئے صرف کرتے۔ اس وقت تمہیں گھر سے باہر جانا دشوار اور دوبھر تھا جبکہ میرے بندے اس دودھ کے پیالے کے انتظار میں بیٹھے تھے جو میرا نذیر اور بشیر لایا اور جسے تم نے پیا۔ جاؤ آج تجھ سے بیزار ہوں۔ پس ایسے احباب جماعت جو معمولی مشکلات سے گھبرا کر گھر سے باہر جانا پسند نہیں کرتے وہ احباب غور کریں۔ کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے یہ جواب سننا پسند کریں گے۔ نہیں ہرگز نہیں اگر نہیں۔ تو ہر ان کا فرض ہے کہ اب وہ لبیک کہیں اور اپنے فارغ اوقات تبلیغ کیلئے صرف کریں ملازمت پیشہ احباب رخصتیں کے ایام تبلیغ کیلئے دین اور نظارت ہذا کے پروگرام کے مطابق گزار سکتے ہیں۔ تجارت پیشہ احباب بھی اپنے فارغ اوقات خدا کی راہ میں صرف کر سکتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو جلد توجہ کریں اور خدا کی اس مبارک سپاہ میں داخل ہوں۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

تین عمل ——— منتخب مقررین

…یا سو ماتحت کی طرف سے قاعدہ مجوزہ نام صدر محترم کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ صدر محترم …رپورٹ پر حسب ذیل مقررین کی منظوری فرمائی ہے۔

…دھری عبدالحمید صاحب امرتسر۔ میر مشتاق احمد صاحب لاہور۔ محمود احمد صاحب ناصر کالا موسیٰ۔ …م احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے دارالرحمت

…ر کو پانچ منٹ تقریر کے لئے دیئے جائیں گے۔ مقررین پوری تیاری کے ساتھ اس اجلاس …ل ہوں۔ انہیں مقررہ وقت کے اندر اپنی باتیں پیش کرنے کی اجازت ہوگی

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمٰن منتظم تلقین عمل

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۷۰۴ منکہ حلیمہ خاتون زوجہ محبوب الرحمٰن چودھری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن موضع دیوگرام پ۔و رکھاوڑہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے والد ماجد کا متروکہ موضع پر بہار چرڈ اکخانہ مسوہ ضلع میمن سنگھ بنگال میں ایک رہائشی مکان خام اور کچھ زرعی زمین ہے جو ہم چار بھائیوں اور پانچ بہنوں اور ایک والدہ کی مشترکہ جائیداد ہے۔ چونکہ مذکورہ جائیداد ابتک تقسیم نہیں ہوئی۔ اس لئے جب بھی میرے حصہ میں جائداد آئے گی میں مجلس کارپرداز کو اطلاع کردوں گی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت ۳½ تولہ زیورات طلائی۔ اور چار تولہ زیورات نقرئی ہیں۔ اور ۴۰۰/- روپے دین مہر کا میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لہذا اس مذکورہ بالا کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ حلیمہ خاتون Vil. Debegram Bengal.

گواہ شد:۔ محبوب الرحمٰن چودھری خاوند موصیہ مذکور
گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۸۳۸ منکہ بخش علی ولد اللہ بخش صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ زراعت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ہرنیاوی پ۔و گوتم پاڑا ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/اگست ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے والد بزرگوار کی طرف سے موروثی طور پر ایک رہائشی مکان خام موصول ہوا ہے جس کی قیمت تخمیناً ۵۰/- روپے ہوگی۔ علاوہ اس کے خود پیدا کردہ زرعی زمین موضع ہرنیاوی میں تین کونی ہے جس کی قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپے ہے۔ لہذا کل جائیداد کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ بخش علی ساکن ہرنیاوی ڈاکخانہ گوتم پاڑہ بنگال۔ گواہ شد:۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ محمد اسحاق ساکن ہرنیاوی بنگال

نمبر ۸۶۹۹ منکہ تاجن بی بی بیوہ عبدالحی مرحوم قوم احمدی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن احمدی پاڑہ ڈاکخانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اپنے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو میرے خاوند سے وصول ہو چکے ہیں کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد تاجن بی بی بیوہ عبدالحی مرحوم احمدی پاڑہ بنگال۔ گواہ شد عبدالمالک سکرٹری مال احمدی پاڑہ بنگال۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۹۸۴ منکہ بھاگ بھری زوجہ چودھری اللہ بخش صاحب نمبردار قوم جٹ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لدھیکے نویں پ۔و لدھیکے اونچے ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ زیورات بالیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۲ تولہ۔ چھیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۳ تولہ۔ نتھ ایک عدد طلائی ایک تولہ۔ چوڑیاں چاندی کی وزنی آدھ سیر۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرا حق مہر ۱۰۰/- روپے جو ذمہ خاوند واجب الادا ہے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا بھاگ بھری زوجہ چودھری اللہ بخش نمبردار۔ گواہ شد عبدالرزاق سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیکے نویں لاہور گواہ شد:۔ محمد عمر آنریری انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۷۸۵ منکہ برکت بی بی زوجہ حکیم سراج الدین قوم ککے زئی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاٹی گیٹ محلہ پٹ رنگاں پ۔و خاص ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰/- روپے ہے۔ اور کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس مذکورہ جائیداد آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

163

کرتی رہوں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی جیب خرچ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ العبد برکت بی بی بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد حکیم سراج دین خاوند موصیہ بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

بلا نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینیجر)

ایک صحیح واقعہ کا اظہار

طبیہ عجائب گھر میں جس کوشش توجہ اور انہماک سے خالص اور اعلیٰ درجہ کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے کر سکتے ہیں کہ میں نے حال میں ایک واقف کار آدمی کو خاص طور پر ان پہاڑی مقامات پر بھیجکر جہاں سنگ جراح اور گاؤ زبان پیدا ہوتی ہے۔ یہ اشیاء کافی مقدار میں منگوائی ہیں۔ آپ حسب ضرورت منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور یاد رکھیں بازار میں عام طور پر سنگ جراح کے بجائے سیل کھڑی (دودھ پتھری) اور گاؤ زبان کے بجائے معمولی پتھر جو اس کا ہم شکل ہو دیا جاتا ہے۔ جو گو مضر نہ ہو مگر مفید بھی نہیں ہوتا۔ میری طرح دلی شوق کے ساتھ خالص ادویہ مہیا نہیں کی جاتیں۔

دونوں کی قیمت فی تولہ صرف دو آنہ ہے

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپکے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپکے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفیہ اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے۔ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپے کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجئے

اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

آپ کے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں۔ ٹیلر ماسٹر صاحبان براہ راست مال ہم سے منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے۔ مال کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر

دی الگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے

آئندہ کے لئے اس وقت بچائیے

اس وقت روپیہ لگانے کی بہترین مدیں:- بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی بینک و ڈاک خانے کا بچت کھاتہ اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

AAA 289

ضرورت رشتہ

شیخ خواجہ قوم کی ایک لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۹ سال ہے۔ پرائمری پاس ہے۔ قادیان میں ان کی رہائش ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ۔ مخلص احمدی۔ دیندار ہو نا بر قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ لڑکی کا والد بہت مالدار آدمی ہے۔

درخواستیں ناظر امور عامہ کے پاس آنی چاہئیں۔

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے ؎ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سندھ کی اراضی کیلئے منشیوں کی ضرورت

زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھنے والے اور زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تعلیم مڈل۔ محنتی۔ دیانتدار۔ مخلص اور صحت مند منشیوں کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند صاحبان اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے بھجوائیں۔ تنخواہ ۳۰/ روپے۔ جنگ الاؤنس نو روپے کے علاوہ ایک من غلہ بھی ماہوار دیا جائیگا

دفتر اراضی سندھ واقع دفتر ڈاک قادیان

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں ہر چیز پھینکتے ہوں۔ ان کا علاج کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں میں نہایت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرادیں۔ صحت ہو جائیگی۔ انشاء اللہ۔ قیمت دس روپے ۵/۔

نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے

مولوی حکیم ثابت علی (نبیح زبان) محمود نگر لکھنؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ شہنشاہ جاپان نے ایک قومی تہوار کے موقعہ پر قریباً دس لاکھ اشخاص کو عام معافی دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ شہنشاہ نے سو لاکھ ۲۰ ہزار قیدیوں کو بالکل معاف کردیا ہے۔ ۲۷ ہزار اشخاص کی سزائے قید میں تخفیف کردی ہے۔ اور ۶ لاکھ اشخاص کے شہری حقوق بحال کردیئے ہیں۔

بٹیویا ۱۸ اکتوبر۔ پروفیسر لاگمین وزیر مقبوضات (ہالینڈ) نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ ڈچ گورنمنٹ اصولی طور پر برطانوی گورنمنٹ کی اس تجویز سے متفق ہے۔ کہ سیاسی صورت حالات کو واضح کرنے کے لئے قوم پرست تحریک کے لیڈروں سے گفتگو کی جائے۔ لیکن ڈچ گورنمنٹ ڈاکٹر سیوکارنو سے گفتگو کرنے سے قطعی طور پر انکار کرچکی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر سیوکارنو جاپان نواز اور ہالینڈ کے خلاف ہے۔ برطانیہ نے ہمارے نقطہ نگاہ سے مکمل اتفاق کا اظہار کیا ہے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ پنجاب صوبہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۸ اکتوبر کو یوم آزاد ہند فوج منایا جائے۔ ۲۱ اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر تک انڈین نیشنل آرمی ہفتہ منایا جائے۔

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ جاپانی پولیس ننگی تلواریں لئے وزیر اعظم جاپان کی رہائش گاہ پر پہرہ دے رہی ہے۔ کیونکہ آج ۳ سو مظاہرین نے جو اپنے آپ کو لیبر پارٹی کے ممبر بتاتے تھے۔ وزیر اعظم جاپان کے مکان پر حملہ کردیا۔ اس سے پہلے وزیر اعظم کو ایک خط موصول ہوا تھا۔ جس میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ مظاہرین کے مطالبات حسب ذیل تھے (۱) تمام جنگی مجرم خودکشی کریں۔ تاکہ معصوم جاپانی لوگوں پر سے جنگ کرنے کے الزام کا دھبا دور ہوجائے۔ (۲) جاپان کے امیر تاجروں کی جائیدادوں پر قبضہ کرلیا جائے۔ (۳) شاہی خاندان کے افراد کے سوا ئے تمام اشخاص خطابات ترک کردیں۔ (۴) تمام سرکاری افسروں کی پنشن واپس لے لی جائے۔ (۵) جاپانی پارلیمنٹ کے تمام ممبر مستعفی ہوجائیں۔ (۶) جنگ کے آغاز کی وجوہ کے متعلق مکمل رپورٹ شائع کی جائے۔ (۷) اس روپیہ کا حساب کیا جائے۔ جو جنگ کے آخری دور میں شہریوں سے حاصل کیا گیا ہے۔

ایتھنز ۱۸ اکتوبر۔ یونان کے ریجنٹ نے یونانی گورنمنٹ کے تعطل کو ختم کردیا ہے۔ پچھلے ۱۱ روز سے یونان میں کوئی حکومت نہیں تھی۔ ریجنٹ نے وزیر اعظم کا کام خود سنبھال لیا ہے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ اسمبلی کو توڑنے اور نئے انتخابات کی تاریخ مقرر کئے جانے کے کاغذات آج کل وزیر اعظم کی میز پر پڑے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ آٹھ دس دن تک پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کو توڑنے کا اعلان ہوجائے گا۔ یکم دسمبر تک دوٹروں کی نئی فہرستوں پر اعتراضات وغیرہ وصول کئے جائینگے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء تک فہرستیں چھپ جائینگی۔ جن کی بناء پر نئے انتخابات عمل میں لائے جائینگے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ سر فیروز خاں نون نے وزیر اعظم پنجاب کے اخباری بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ انہیں پنجاب میں یونینسٹ حکومت قائم ہونے سے پہلے کسی دوسری حکومت نے جاگیر اور اراضی عطا کی تھی۔

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ نواب سید اعجاز رسول تعلقہ دار سندیلہ و جنرل سیکرٹری یوپی مسلم لیگ نے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہم پنڈت جواہر لعل نہرو کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہوسکتے۔ مسلم امراء اور مسلم تعلقہ دار اپنی جائیداد اور تعلقہ داری کا تباہ ہونا برداشت کرلینگے۔ لیکن اس نازک وقت میں مسلمانوں کی خدمت سے ہاتھ نہیں اٹھائینگے۔

نیویارک ۱۸ اکتوبر۔ ہڑتالوں کی وجہ سے امریکہ میں جو لوگ بیکار ہورہے ہیں۔ ان کی تعداد آج ساڑھے چار لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نئے صنعتی تنازعات رونما ہوچکے ہیں ان کی کاقتی سے باہر نکل آئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ فولاد کے کارخانے بند ہورہے ہیں۔

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ سول سپلائی کے کنٹرولر جنرل نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے بیان کیا۔ یہ ممکن ہے۔ کہ سال رواں ختم ہونے سے پیشتر عام استعمال کی چیزوں (مٹھیائی) سے کنٹرول ہٹا لیا جائے۔ تاہم قیمتوں پر کنٹرول زیادہ عرصہ تک قائم رہے گا۔

قاہرہ ۱۸ اکتوبر۔ مصر کی وزارت نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مصر کے قومی مقاصد کے لئے خاص اقدامات کئے جائیں۔ اور فوراً ہی مصر سے برطانوی فوجیں نکال لی جائیں۔ شام کی آئینی پارٹی نے بھی وزارت کو ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ شام سے غیر ملکی افواج کے اخراج کے لئے ایک تاریخ مقرر کی جائے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکالیوں کا آئندہ انتخابات پر ۱۳ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس تیرہ لاکھ روپیہ میں پانچ لاکھ روپیہ سردار بلدیو سنگھ نے سرمایہ داروں اور صنعتی اداروں کے مالکان سے اپنا اثر استعمال کرتے ہوئے جمع کیا ہے اور تین لاکھ روپیہ سردار بلدیو سنگھ اپنی جیب سے دیں گے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ سیاسی حلقوں میں عام چرچا ہے۔ کہ صدر ٹرومین اپنی مقبولیت کھو رہے ہیں۔ خصوصاً اٹامک بم کے راز کو آشکار کرنے سے انکار کرنے پر ان کی سابقہ شہرت اور مقبولیت کو زبردست دھکا لگا ہے۔

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ سونا ۸۱/۱۲/ ۷۸ روپے چاندی ۱۳۲/- روپے۔ پونڈ ۵۳/۸/- روپے۔

امرتسر ۱۸ اکتوبر۔ سونا ۸۱/- روپے چاندی ۱۳۲/- روپے۔ پونڈ ۵۳/۸/- روپے

برلن ۱۸ اکتوبر۔ آج یہاں جرمنی کے جنگی مجرموں کا مقدمہ شروع ہوگیا۔

حیفہ ۱۸ اکتوبر۔ انگریزی فوج کے کچھ اور دستے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ جنہیں فلسطین بھیجا جارہا ہے۔

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ حال ہی میں ہندوستان کے جنگی قیدیوں کا ایک اور دستہ پہنچا ہے جس کو جاپانی سنگاپور سے پکڑ کر کہیں اور لے گئے تھے۔ کیونکہ وہ انڈین نیشنل آرمی میں شامل نہ ہوتے تھے۔ ان لوگوں سے جاپانی سخت بیگار بھی لیتے رہے۔

الہ آباد ۱۸ اکتوبر۔ آج پنڈت جواہر لعل نہرو دہلی روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں وہ انڈین نیشنل آرمی کے ان افسروں سے ملیں گے۔ جن کا مقدمہ ۵ نومبر کو شروع ہونے والا ہے۔

چنگنگ ۱۸ اکتوبر۔ چینی وزیر خارجہ ڈاکٹر وانگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی حکومت نے مانچوریا سے اپنی فوجیں ہٹانا شروع کردیا ہے۔ اور اس ماہ کے آخر تک تمام روسی دستے واپس چلے جائینگے۔ شمالی ہند چینی سے چینی دستے عنقریب ہٹا لئے جائینگے۔

طہران ۱۸ اکتوبر۔ شاہ ایران نے حکم دیا ہے۔ کہ ۲۶ اکتوبر کو ان کا جشن سالگرہ بالکل نہ منایا جائے۔ کیونکہ ابھی تک غیر ملکی دستے ملک سے روانہ نہیں ہوئے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ ہوس آف کامنز میں ہندوستان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں برطانی حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ بنگال میں خوراک کی صورت حال زیادہ مایوس کن نہیں۔ اور ۶ ہزار سے زائد کانگرسی ابھی تک جیلوں میں ہیں۔ حکومت کی طرف سے مزید اعلان کیا گیا۔ کہ سیاسی نظربندوں کو عام معافی نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ سیاسی اور غیر سیاسی جرائم میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔

بٹاویہ ۱۸ اکتوبر۔ انڈونیشیا کا وطن پرست لیڈر ڈاکٹر سکارنو ایک ہفتہ غائب رہنے کے بعد اچانک واپس بٹاویہ میں پہنچ گیا ہے۔ واپس آتے ہی اس نے ملک کی موجودہ صورت حالات کے متعلق اپنی کیبنٹ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا۔ آج انڈونیشیا ریپبلک کی طرف سے ایک پریس کانفرنس میں اہم بیان جاری کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر گورنمنٹ آف انڈیا نے اتحادی ملکوں کے چارٹر کی منظوری دے دی۔ جس کی اطلاع امریکہ میں ہندوستانی ریجنٹ جنرل کو بھیج دی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سنٹرل لیجسلیچر میں ہندوستان کے تمام مقاصد پر بحث کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ ہندوستان بھی دوسرے ملکوں کے ساتھ برابر کا حصہ دار بن سکے۔

رنگون ۱۸ اکتوبر۔ کل شام برما کے گورنر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ اس وقت سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ ملک میں ایک ایگزیکیٹو کونسل بنائی جائے۔

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر آرتھر ہنڈرسن نائب وزیر ہند نے لکھا تھا۔ کہ سب سیاسی قیدیوں کو یکدم آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر مولانا آزاد نے کہا۔ کہ نائب وزیر ہند نے پھر اسی بات کو دہرایا ہے۔ اور برطانیہ کا یہ جواب ناتسلی بخش اور ادھورا ہے۔

بٹاویہ ۱۸ اکتوبر۔ جاوا سے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ کل نیشنلسٹوں نے ایک عورتوں کے قافلہ پر حملہ کرکے ایک نوجوان لڑکی کو جان سے ماردیا۔ محافظ گورکھا دستوں نے ان پر گولی چلائی۔